اطاعت رسول ﷺ

تحریر: سیدہ صبیحہ سلطانہ کاظمی
متعلمہ جامعہ اثریہ للبنات جہلم

اطاعت کا لغوی معنیٰ: اطاعت کے لغوی معنیٰ فرمانبرداری اور حکم ماننے کے ہیں۔

اطاعت رسول ﷺ سے مراد: اطاعت رسول ﷺ سے مراد یہ ہے کہ ہر قول وفعل اور ہر معاملہ میں رسول اکرم ﷺ کی باتوں پر عمل کیا جائے۔ اسلامی عقائد میں ایمان باللہ کے بعد ایمان بالرسول کا درجہ ہے۔

رسول ﷺ پر ایمان لانے کا مطلب: رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ارشادات گرامی کو بلا حیل وحجت تسلیم کیا جائے۔ آپ ﷺ کے افعال کو اسوۂ حسنہ اور آپ ﷺ کی سیرت مقدسہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنایا جائے۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[الأحزاب: ۲۱] ترجمہ: ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ موجود ہے''۔

اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت: دین اسلام میں یہ بات ایک مسلمہ حیثیت رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد اسلامی نظام کی دوسری بنیاد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ ایک مستند ذریعہ ہے جس سے ہم تک اللہ کے احکام پہنچتے ہیں۔ ہم اللہ کی عبادت صرف اسی طریقے سے کر سکتے ہیں کہ رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔ اللہ کی اطاعت رسول اکرم ﷺ کی سند کے بغیر معتبر نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے منہ موڑنا۔ اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت ہے۔ اسی مضمون کو یہ حدیث واضح کرتی ہے۔ (مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ) ترجمہ: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی''۔ [بخاری ومسلم] اطاعتِ رسول (ﷺ) کو قرآن پاک کے بیشتر مقامات میں ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔ ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾[النساء: ۶۴] دوسری جگہ فرمایا۔ ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾[النساء: ۸۰] تیسری جگہ اسی سورۃ میں فرمایا: ''(اے نبی ﷺ) تیرے رب کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نہ کرائیں۔ پھر تیرے فیصلے سے ان کے دلوں میں کچھ تنگی نہ ہو۔

(خوشی سے) اس کو تسلیم نہ کریں''۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ ﴿مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا﴾ [الحشر: ۷] ترجمہ: ''جو کچھ تمہیں رسول دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ''۔

اطاعتِ رسول ﷺ کیوں ضروری ہے؟ اسلام نے انسان کو پیدا کرنے کا جو مقصد اور اس کی زندگی کا نصب العین بتایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت ہے انسان کی اخروی فلاح و نجات کا انحصار بھی اسی چیز پر ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ [الذاریات: ۵۶] ترجمہ: ''اور ہم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے''۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کیلئے احکام باری تعالیٰ کا جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ جب انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اطاعت گزار بن کر رہنے کا فیصلہ کرے گا۔ وہ لازمی طور پر یہ جاننا چاہے گا کہ اس کے مالک کے وہ کیا احکام ہیں جن کی اسے اطاعت کرنی ہے۔ جب تک اسے یہ باتیں معلوم نہ ہوں۔ وہ اللہ کی اطاعت نہیں کر سکتا۔ لہذا اللہ تعالیٰ انبیاء و رسل کو اس دنیا میں انسانیت کی فلاح کیلئے ایک ضابطہ حیات دے کر بھیجتا ہے۔ جس پر چل کر انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں آپ ﷺ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری قرار دیا ہے۔ ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ﴾ [النساء: ۸۰] ترجمہ: ''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی گویا کہ اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی''۔

قرآن کریم میں اطاعت کا حکم: رسول ﷺ کی مکمل اطاعت اور پیروی ضروری ہوتی ہے۔ اور ایسا سمجھنا شرطِ ایمان ہے۔ دین و شریعت کے دائرے میں نبی جو کچھ بھی کہتا ہے۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ اس کی تعمیل و تکمیل میں چون و چرا نہ کرے۔ ہر صورت یہ یقین رکھے کہ وہ خیر ہی خیر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ حیثیت خود اللہ کی مقرر کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ [النساء: ۶۴] پھر اطاعت بھی ظاہر کی حد تک نہیں بلکہ دل کی رضا کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں کامیابی ہے۔ اور اس سے روگردانی اپنے اعمال کو تباہ و برباد کرنے کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ﴾ [محمد: ۳۳] ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو۔ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔ اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو''۔

اطاعت رسول ﷺ ہی اللہ کے ساتھ ذریعہ محبت ہے: آنحضرت ﷺ کے عہد میں یہود کا

دعویٰ تھا کہ ہم اللہ کے پیارے اور بیٹے ہیں اور ہمیں اطاعت رسول ﷺ کی ضرورت نہیں ہے۔اس لیے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔﴿قل ان کنتم تحبون اللّٰه فاتبعونی یحببکم اللّٰه ویغفرلکم ذنوبکم واللّٰه غفورٌ رّحیم﴾ ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہوتو میری پیروی کرو۔اللہ تم کو دوست رکھے گا۔اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے'' [آل عمران:۳۱] فرمایا اگر تم اللہ کے ساتھ محبت رکھنے کے مدعی ہوتو اس محبت کے ساتھ ان لوگوں کی محبت جمع نہیں ہوسکتی جو اللہ کے، اس کی کتاب کے اور اس کے دین کے دشمن ہیں بلکہ اس کا راستہ یہ ہے کہ اس کے دین کی پیروی کرو اگر تم رسول کے ساتھ محبت کرو گے تو یہی اللہ کے ساتھ محبت کرنے کا ذریعہ ہے۔

اطاعتِ رسول ﷺ اور احادیث نبوی: آنحضور ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کی صرف یہی صورت باقی رہتی ہے کہ آپ ﷺ کے اقوال واعمال اور آپ ﷺ کی ہدایات کو واجب الاطاعت قرار دیا جائے۔اور ان کو عملی زندگی میں اپنایا جائے۔آنحضرت ﷺ کے اقوال واعمال کا مجموعہ حدیث نبوی کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔اطاعتِ رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد احادیث نبویہ کو دین میں واجب العمل اور حجت قرار دیا جائے۔نبی کریم ﷺ نے مختلف طریقوں میں احادیث میں بھی واضح فرمایا مثلاً ایک حدیث ہے۔(لا یؤمن احد کم حتیٰ اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین)''کہ کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھ کو اپنے باپ، بیٹے اور دوسرے تمام عزیز واقارب سے عزیز تر نہ رکھے۔

حدیث: ''ایمان کی حقیقی لذت سے وہی آشنا ہوسکتا ہے۔جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ﷺ دوسری تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں''۔

حدیث: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری سنت سے محبت کی۔اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ثم آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین